

وفات: ۱۰ مارچ ۱۹۸۴ء

پیدائش: ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء

اطہر پرویز اردو کے مشہور ادیب اور محقق ہیں۔ ان کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ انھوں نے بچوں کے لیے بھی کتابیں لکھی ہیں جن میں ایک دن کا بادشاہ، نجومی آیا، ایک نائی اور رگساز کا قصہ وغیرہ مشہور ہیں۔ یہ ایک لوک کہانی ہے۔ لوک کہانیاں زیادہ تر سنی سنائی ہوتی ہیں اور ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچ جاتی ہیں۔ ان میں بتائی ہوئی عقل مندی کی باتیں ہماری سمجھ میں آسانی سے آ جاتی ہیں۔ ایسی کہانیاں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ اس کہانی میں اردو کے معروف ادیب اطہر پرویز نے بڑے دلچسپ انداز میں یہ بتایا ہے کہ ایک دوسرے پر اعتبار نہ کرنے سے کیسی مضحکہ خیز صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے، تین کچھوے پانی میں رہتے رہتے اُکتا گئے۔ انھوں نے سوچا کہ پہاڑوں کی سیر کرنا چاہیے جہاں سمندر کی طرح طوفان نہیں آتے اور ہر وقت امن و سکون ہوتا ہے۔ یہ سوچ کر تینوں پہاڑ کی سیر کے لیے نکل پڑے۔ انھوں نے اپنے ساتھ کھانے کا بہت سا سامان لیا۔ ان کا سفر بہت لمبا تھا کیونکہ سمندر سے پہاڑ کا فاصلہ سیڑوں میل کا تھا۔ پھر یہ کہ کچھوے ریگ کر بھی تو چلتے ہیں۔

تینوں کچھوے پہاڑ کی طرف چلتے رہے۔ چلتے رہے۔ راستہ لمبا تھا اور ہر طرف جھاڑ جھنکار۔ لیکن کچھوے بھی دھن کے پتے تھے۔ وہ ہر تکلیف کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ آخر کار ان کو بہت دور پہاڑ دکھائی دیے جو برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ ان کو یہاں پہنچتے پہنچتے بیسیوں سال گزر گئے۔ اتنے دنوں کے بعد جو انھیں منزل دکھائی دی تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ انھوں نے پہاڑ کے دامن میں ایک اچھی سی جگہ پسند کی اور سوچا کہ یہاں کچھ دن آرام کریں۔ ہوا ہلکے ہلکے چل رہی تھی۔ سردی کا زمانہ تھا لیکن کچھوے کا خول اتنا موٹا اور سخت ہوتا ہے جیسے فولاد۔ اس پر سردی کا کیا اثر ہوتا۔ برفیلی ہوائیں آتیں تو کچھوے اپنا منہ موٹے خول میں چھپا لیتے۔ انھیں پتا بھی نہ چلتا کہ ہوا کتنی ٹھنڈی ہے۔

کچھووں کو یہاں پہاڑ کے دامن میں بہت اچھا لگا۔ انھیں اس بات پر حیرت ہوئی کہ آدمی بھی کیسا بے وقوف ہے جو اتنی اچھی جگہ چھوڑ کر سمندروں میں گھومتا پھرتا ہے۔ ان کو بہت زور کی بھوک لگی۔ وہ کھانے کی تیاری کرنے لگے۔ انھوں نے بہت سے بڑے بڑے پتے اکٹھے کیے۔ بڑے سلیقے سے ان پتوں پر اپنا کھانا رکھا۔ جب کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو دیکھا کہ یہاں پانی کا نام و نشان بھی نہیں۔ ہر طرف برف ہی برف ہے۔ تب انھیں خیال آیا کہ اب کھانے کے بعد پینے کے لیے پانی کہاں سے آئے گا؟ پھر اگر پاس پڑوس میں پانی ملا بھی تو پتا نہیں کیسا ہو؟ ان کی عادت سمندر کا پانی پینے کی تھی۔ اسی سے ان کا کھانا ہضم ہوتا تھا۔ تینوں کچھوے سوچ میں پڑ گئے۔ ان کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کیا جائے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ تب بڑے کچھوے نے منہلے کچھوے سے کہا، ”تم جاؤ اور سمندر سے پانی لے آؤ۔ پھر ہم اطمینان سے

بیٹھ کر کھائیں گے۔“

منجھلا کچھوا بولا، ”میری رائے تو یہ ہے کہ چھوٹے کچھوے کو جانا چاہیے۔ وہ اس وقت بھی خاصا چست و چالاک معلوم ہوتا ہے، میں تو بہت تھک گیا ہوں۔“

چھوٹے کچھوے نے بہت آنا کانی کی مگر دونوں اس کے پیچھے پڑ گئے اور اس کی ایک نہ چلی۔ مجبور ہو کر چھوٹے کچھوے کو ان کی بات ماننی پڑی۔ وہ بولا، ”میں چلا تو جاؤں گا مگر مجھے یقین ہے میرے جانے کے بعد تم میرا انتظار کیے بغیر کھانا چٹ کر جاؤ گے۔“

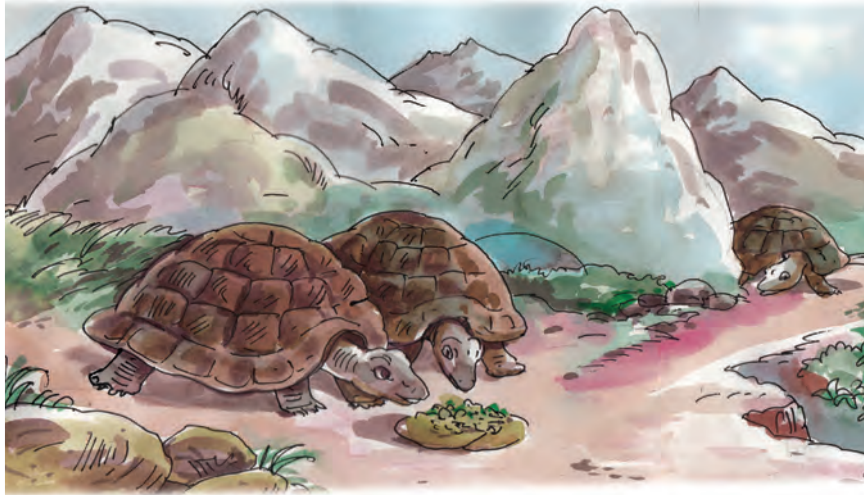
دونوں کچھووں نے کہا، ”یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم تمہارا انتظار کریں گے، کرتے رہیں گے۔“

چھوٹا کچھوا سنجیدگی سے بولا، ”مجھے یقین ہے کہ تم میرا انتظار نہیں کرو گے۔“ مگر دونوں نے بڑی خوشامد کی اور اس سے خوب پکا وعدہ کر لیا کہ جب تک تم نہ آؤ گے، ہم کھانے کو ہاتھ نہ لگائیں گے۔

آخر چھوٹا کچھوا چلا گیا۔ اب دونوں کچھوے بیٹھے انتظار کرتے رہے۔ انتظار کرتے کرتے مہینے گزر گئے، سال گزر گئے۔ دس سال گزرے، بیس سال گزرے، تیس سال گزرے، چالیس سال گزرے، یہاں تک کہ پچاس سال گزر گئے مگر چھوٹے کچھوے کو نہ آنا تھا، نہ آیا۔ اب تو ان دونوں کا مارے بھوک کے بُرا حال ہو گیا۔ اُن کو یقین ہو گیا کہ ضرور کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آیا ہے ورنہ، کوئی وجہ نہ تھی کہ چھوٹا کچھوا پانی لے کر نہ آتا۔ انھوں نے سوچا اب زیادہ انتظار کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر اس کو آنا ہوتا تو اب تک آ جاتا۔

آخر بھوک سے بے قابو ہو کر دونوں کچھوے کھانے کی طرف بڑھے۔ انھوں نے ابھی کھانے میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ چھوٹا کچھوا چٹان کے پیچھے سے اچانک سامنے آیا اور بولا، ”میں جانتا تھا کہ تم دونوں ہرگز میرا انتظار نہ کرو گے اسی لیے تو میں پانی لانے گیا ہی نہیں۔ یہیں بیٹھا ہوا سب دیکھ رہا تھا۔“

دونوں کچھوے بھونچکا رہ گئے۔ کہتے تو کیا کہتے!



جھاڑ جھکاڑ	- جھاڑیاں	آنا کافی کرنا	- بہانے کرنا
دُھن کا پٹکا ہونا	- ارادے کا پٹکا ہونا	ایک نہ چلنا	- کوئی بہانہ کام نہ آنا
خوشی کا ٹھکانا نہ رہنا	- بہت خوش ہونا	چٹ کر جانا	- سب کچھ کھا جانا
نام و نشان نہ ہونا	- موجود نہ ہونا	بھونچکا رہ جانا	- بہت حیران ہونا

مشق

* ایک جملے میں جواب لکھیے۔

- ۱۔ کچھوے کہاں رہتے تھے؟
- ۲۔ وہ جملہ لکھیے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر سے پہاڑ کا فاصلہ زیادہ تھا۔
- ۳۔ پہاڑ کس چیز سے ڈھکے ہوئے تھے؟
- ۴۔ کچھووں نے آرام کے لیے کون سی جگہ پسند کی؟
- ۵۔ دونوں کچھووں نے چھوٹے کچھوے سے کیا وعدہ کیا؟
- ۶۔ دونوں کچھووں نے کھانا شروع کرنا چاہا تو کیا ہوا؟

* اس سبق سے ایک جملے میں جواب والے مزید پانچ سوال بنائیے اور ان کے جواب لکھیے۔

* وجہ بتائیے۔

- ۱۔ کچھووں نے سوچا کہ پہاڑوں کی سیر کرنا چاہیے۔
- ۲۔ کچھووں کو دُھن کے پکے کہا گیا ہے۔
- ۳۔ کچھووں نے آدمی کو بے وقوف کہا۔
- ۴۔ کچھووں کی عادت سمندر کا پانی پینے کی تھی۔

* مختصر جواب لکھیے۔

- ۱۔ کچھوے سردی کا مقابلہ کس طرح کرتے تھے؟
- ۲۔ کچھووں نے کھانا کھانے کے لیے کیا انتظام کیا؟
- ۳۔ سمندر سے پانی لانے کے لیے مچھلے کچھوے نے کیا رائے دی؟
- ۴۔ چھوٹا کچھوہ پانی لانے کے لیے جانے سے کیوں کتر رہا تھا؟
- ۵۔ دونوں کچھووں کو کس بات کا یقین ہو گیا؟

* ذیل کے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

رہتے رہتے ، پہنچتے پہنچتے ، ہلکے ہلکے ، بڑے بڑے

✱ کس نے کس سے کہا۔

- ۱۔ ”تم جاؤ اور سمندر سے پانی لے آؤ۔ پھر ہم اطمینان سے بیٹھ کر کھائیں گے۔“
- ۲۔ ”میری رائے تو یہ ہے کہ چھوٹے کچھوے کو جانا چاہیے۔“
- ۳۔ ”ہم تمہارا انتظار کریں گے، کرتے رہیں گے۔“
- ۴۔ ”میں جانتا تھا کہ تم دونوں ہرگز میرا انتظار نہ کرو گے۔“

✱ ذیل کے سوالوں کے متعلق اپنے دوستوں سے بات چیت کیجیے۔

- ۱۔ کیا دونوں کچھووں کا کھانا شروع کرنا درست تھا؟
- ۲۔ کیا چھوٹے کچھوے کا چٹان کے پیچھے چھپے رہنا صحیح تھا؟

سرگرمی:



- ۱۔ اپنے دوست کو ’خرگوش اور کچھوے‘ کی کہانی سنائیے۔
- ۲۔ صفحہ ۱۴ پر دی ہوئی تصویر کو چار پانچ جملوں میں بیان کیجیے۔
- ۳۔ اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ کچھوے کی اوسط عمر کیا ہوتی ہے؟

آئیے زبان سیکھیں

پچھلی جماعت میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اسم کی کیفیت یا حالت بتانے والے لفظ کو **صفت** کہتے ہیں، مثال کے طور پر یہ جملہ دیکھیے:

ایک ٹوٹا پھوٹا مکان تھا۔ وہاں ایک عورت پرانی رضائی اوڑھے لیٹی تھی۔ گندے کپڑوں میں دو بچے زمین پر بیٹھے تھے۔

ان جملوں میں ’ٹوٹا پھوٹا مکان‘ پرانی رضائی / گندے کپڑے لفظوں میں ’ٹوٹا پھوٹا، پرانی، گندے‘ صفت ہیں۔ جو مکان، رضائی، کپڑوں کی حالت بتانے والے الفاظ ہیں۔ یہ دوسرے الفاظ اسم ہیں۔ ان کی صفت ساتھ آنے سے انھیں **موصوف** بھی کہتے ہیں۔

صفت	موصوف
ٹوٹا پھوٹا	مکان
پرانی	رضائی
گندے	کپڑے

نیچے دیے ہوئے جملوں میں صفت اور موصوف تلاش کر کے لکھیے۔

- ۱۔ انھیں ایک اچھی جگہ پسند آئی۔
- ۲۔ وہ اپنا منہ موٹے خول میں چھپا لیتے۔
- ۳۔ وہاں برقیلی ہوائیں چل رہی تھیں۔
- ۴۔ انھوں نے بڑے بڑے پتے اکٹھا کیے۔
- ۵۔ دونوں نے اس سے خوب پکا وعدہ کر لیا۔
- ۶۔ چھوٹا کچھوہ پانی لینے گیا۔